

سوال: عرض یہ ہے کہ ہمارے خاندان میں ایک دستور اور تنظیمی رواج قائم ہے کہ خاندان کے ہر گھر افراد خواہ بالغ ہوں یا نابالغ ان سب پر ماہانہ ایک مقررہ رقم (مثلاً سو روپے یا سو روٹیاں) لازمی طور پر مقرر کیا جاتا ہے، پھر یہ رقم ماہانہ بنیاد پر ایک ذمہ دار شخص کے پاس جمع کی جاتی ہے، جب خاندان میں کوئی شخص وفات پا جائے تو اس ماہانہ جمع شدہ تنظیمی رقم سے اس میت کے کفن، دفن اور دیگر ضروری اخراجات پورے کئے جاتے ہیں اس مقصد کے لئے یہ فنڈ رکھا جاتا ہے۔ اب آپ سے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات درکار ہیں:

- 1- کیا خاندان یا قوم کا اس طرح کسی بھی فرد۔ بالغ یا نابالغ۔ پر ماہانہ رقم لازمی کرنا شرعاً درست ہے؟
  - 2- اور کیا میت کے اخراجات کے لئے اس طرح کا تنظیمی فنڈ بنانا جائز ہے؟
  - 3- اگر جائز نہیں ہے تو اس کے جواز کی کوئی صورت ہو سکتی ہے؟
- سائل: سلیم اللہ کوہستانی متعلم جامعہ ابراہیم الاسلامیہ گلزار ہجری کراچی

### الجواب حامداً ومصلياً ومسلماً

اگر کسی شخص کا انتقال ہو جائے تو لواحقین کے ساتھ ہمدردی کرنا، ان کے کھانے وغیرہ کا انتظام کرنا، میت کی تجہیز و تکفین کے امور میں تعاون کرنا مستحب اور مستحسن عمل ہے لیکن اس کے لئے باقاعدہ ایک کمیٹی بنانا اور پھر خاندان کے ہر بالغ و نابالغ فرد سے چاہے ہو راضی ہو یا راضی نہ ہو لازمی طور پر ماہانہ رقم لینا شرعاً ناجائز اور غلط ہے۔ اور اس میں شرعاً قباحتیں ہیں اس لئے اس سے اجتناب کرنا چاہئے، البتہ اگر مخیر حضرات از خود چندہ دیں، کسی فرد کو چندہ دینے پر مجبور نہ کیا جائے تو اس کی گنجائش ہے کہ یہ انجمن یا کمیٹی خاندان کے لوگوں کی مصیبت اور موت کے وقت ان کی ضروریات کی کفالت کرے۔

حدیث شریف میں ہے:

وَعَنْ أَبِي حَرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنِ عَمِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا تَتَّظَلُّمُوا أَلَا لَا يَجِلُّ مَالٌ أَمْرٍ إِلَّا بِطَيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَالذَّارِقُطِيُّ فِي الْمُجْتَبَى

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب البیوع، باب الغصب والعاریۃ الفصل الثانی 2/889 رقم 2946 ط المکتب الاسلامی)

ترجمہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی پر ظلم مت کرو، خبردار کسی شخص کا مال استعمال کرنا اس کی دلی رضامندی کے بغیر جائز نہیں ہے۔

فتاویٰ شامی میں ہے:

(قَوْلُهُ وَيَأْتِي حَاذِ طَعَامٍ لَهُمْ) قَالَ فِي الْفَتْحِ وَيُسْتَحَبُّ لِحَيْرَانِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْأَقْرَبَاءِ الْأَبَاعِدِ تَهْيِئَةُ طَعَامٍ لَهُمْ يُشْبِعُهُمْ يَوْمَهُمْ وَلَيْلَتَهُمْ، لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ جَاءَهُمْ مَا

يَسْغَلُهُمْ» حَسَنَةُ الرَّزْمِيِّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَلَائِنَّهُ بِمَعْرُوفٍ، وَيُلْحِقُ عَلَيْهِمْ فِي الْأَكْلِ لِأَنَّ الْحَزْنَ يَمْنَعُهُمْ  
مِنْ ذَلِكَ فَيَضَعُفُونَ. اهـ.

(کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ الجنائز، مطلب فی الثواب علی المصیبتہ 2/240 ط سعید)

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فتاویٰ میں ہے:

میت کی اہل خانہ اور مہمانوں کے لئے کھانے کا بندوبست کرنے کے لئے کے لیے قائم کمیٹیوں کی شرعی حیثیت کی تفصیل درج ذیل ہے:

آج کل مختلف مقامات پر خاندان اور برادری میں میت کمیٹیاں بنانے کا رواج چل پڑا ہے، اس کمیٹی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کمیٹی کے کسی ممبر کے گھر میں اگر خدا نخواستہ موت کا سانحہ پیش آجائے تو اس میت کے گھر والوں اور تعزیت کے لیے آئے ہوئے مہمانوں کے لیے کھانے کا بندوبست کرنا اسی کمیٹی کی ذمہ داری شمار ہوتی ہے، اس کمیٹی کا ممبر صرف ایک خاندان یا برادری یا محلے کے لوگوں کو بنایا جاتا ہے، ممبر بننے کے لیے شرائط ہوتی ہیں، مثلاً یہ کہ ہر ماہ یا ہر سال ایک مخصوص مقدار میں رقم جمع کرانا لازم ہے، اگر یہ رقم جمع نہ کرائی جائے تو ممبر شپ ختم کر دی جاتی ہے، جس کے بعد وہ شخص کمیٹی کی سہولیات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا، اس طرح کی کمیٹی کا میت کے اہل خانہ اور مہمانوں کے کھانے کا خرچہ برداشت کرنے کا شرعی نکتہ نگاہ سے حسب ذیل تفصیل ہے:

میت کے اہل خانہ اور مہمانوں کے کھانے کا خرچہ میت کے اہل خانہ کے لیے کھانے کا انتظام میت کے رشتہ داروں اور ہم سایوں کے لیے مستحب ہے کہ وہ میت کے اہل خانہ کے لیے ایک دن اور رات کے کھانے کا انتظام کریں، کیوں کہ میت کے اہل خانہ غم سے نڈھال ہونے اور تجہیز و تکفین میں مصروف ہونے کی وجہ سے کھانا پکانے کا انتظام نہیں کر پاتے۔

غزوہ موتہ میں جب نبی کریم ﷺ کے چچا زاد بھائی حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور ان کی وفات کی خبر آپ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانے کا بندوبست کرو، کیوں کہ ان پر ایسا شدید صدمہ آن پڑا ہے جس نے انہیں (دیگر امور سے) مشغول کر دیا ہے۔

میت کے اہل خانہ کے علاوہ جو افراد دور دراز علاقوں سے میت کے اہل خانہ سے تعزیت اور تکفین و تدفین میں شرکت کے لیے آئے ہوں اگر وہ بھی کھانے میں شریک ہو جائیں تو ان کا شریک ہونا بھی درست ہے، تاہم تعزیت کے لیے قرب و جوار سے آئے لوگوں کے لیے میت کے ہاں باقاعدہ کھانے کا انتظام کرنا خلاف سنت عمل ہے۔

مروجہ انجمنوں اور کمیٹیوں کے بظاہر نیک اور ہم دردانہ مقاصد سے ہٹ کر کئی شرعی قباحتیں ہیں:

1: کمیٹی کا ممبر بننے کے لیے ضروری ہے کہ ہر فرد، چاہے امیر ہو یا غریب، ہر ماہ ایک مخصوص رقم کمیٹی میں جمع کرے، اگر وہ یہ رقم جمع نہیں کرتا تو اسے کمیٹی سے خارج کر دیا جاتا ہے، پھر کمیٹی اس کو وہ سہولیات فراہم نہیں کرتی جو ماہانہ چندہ دینے والے ممبران کو مہیا کرتی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کمیٹی کی بنیاد ”امدادِ باہمی“ پر نہیں، بلکہ اس کا مقصد ہر ممبر کو اس کی

جمع کردہ رقم کے بدلے سہولیات فراہم کرنا ہے، یہ سہولیات اس کی جمع کردہ رقم کی نسبت سے کبھی کم اور کبھی زیادہ ہو سکتی ہیں، یہ معاملہ واضح طور پر قمار (جو) کے مشابہ ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔

2: کمیٹی کے ممبران میں سے بعض اوقات غریب و نادار لوگ بھی ہوتے ہیں، جو اتنی وسعت و استطاعت نہیں رکھتے کہ ماہانہ سو روپے بھی ادا کر سکیں، لیکن خاندانی یا معاشرتی رواداری کی خاطر یا لوگوں کی باتوں سے بچنے کے لیے وہ مجبوراً یہ رقم جمع کراتے ہیں، یوں وہ رقم تو جمع کر دیتے ہیں، لیکن اس میں خوش دلی کا عنصر مفقود ہوتا ہے، جس کی وجہ سے وہ مال استعمال کرنے والے کے لیے حلال طیب نہیں ہوتا، کیوں کہ حدیث شریف میں ہے کہ کسی مسلمان کا مال دوسرے مسلمان کے لیے صرف اس کی دلی خوشی اور رضامندی کی صورت میں حلال ہے۔

3: بسا اوقات اس طریقہ کار میں ضرورت مند اور تنگ دست سے ہم دردی اور احسان کی بجائے اس کی دل شکنی کی جاتی ہے اور اس کے ساتھ بد سلوکی کا رویہ برتا جاتا ہے، کیوں کہ خاندان کے جو غریب افراد کمیٹی کی ماہانہ یا سالانہ فیس نہیں بھر پاتے انہیں کمیٹی سے خارج کر دیا جاتا ہے، اس طرح ان کی حاجت اور ضرورت کے باوجود انہیں اس نظم کا حصہ نہیں بنایا جاتا اور پھر موت کے غمگین موقع پر اُسے طرح طرح کی باتوں اور رویوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

4: اس طریقہ کار میں کھانا کھلانا ایک عمومی دعوت کی شکل اختیار کر جاتا ہے، حال آں کہ مستحب یہ ہے کہ یہ انتظام صرف میت کے گھر والوں کے لیے ہو۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر کسی کے ہاں میت ہو جائے تو مستحب یہ ہے کہ میت کے عزیز و اقارب اور پڑوسی مل کر میت کے اہل خانہ کے لیے کھانے کا انتظام کریں، نیز اس طرح کی مروجہ کمیٹیوں کے قیام میں شرعاً کئی قباحتیں ہیں، اس سے اجتناب کیا جائے۔ البتہ اگر مندرجہ بالا قباحتوں سے اجتناب کرتے ہوئے رفاہی انجمن یا کمیٹی قائم کی جائے جس میں مخیر حضرات از خود چندہ دیں، کسی فرد کو چندہ دینے پر مجبور نہ کیا جائے تو اس کی گنجائش ہے، یہ انجمن یا کمیٹی خاندان کے لوگوں کی ضروریات کی کفالت کرے، بے روزگار افراد کے لیے روزگار، غریب و نادار بچیوں کی شادی اور دیگر ضروریات میں ضرورت مندوں کی مدد کرے، ان امور کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ اگر یہ کمیٹی یا انجمن خاندان کے کسی فرد کی موت کے بعد اس کی تجہیز و تکفین پر آنے والے اخراجات بھی اپنے ذمہ لے تو یہ درست ہے۔ فقط واللہ اعلم

(اجتماعی کمیٹی کے فنڈ سے میت کے گھر تین دن کھانا بھیجنا اور مہمانوں کو کھانا کھلانے کا حکم، فتویٰ نمبر: 144106200772)

واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم بالصواب

دارالافتاء مدرسہ عارف العلوم کراچی

8 رجب المرجب 1447ھ / 29 دسمبر 2025ء

فتویٰ نمبر: 511

